

امام حسین (ع) کی زیارت عرش پر اللہ کی زیارت ہے

<"xml encoding="UTF-8?">

رسول اکرم (ص) اور اہلبیت (ع) کی زیارت کے بارے میں کثرت سے روایات نقل ہوئی ہیں زیارت کا مقصد زائر کا صاحب فضیلت کے پاس حاضر ہونا ہے تاکہ اس سے محبت اور چاہت کا اعلان کرے، برکت اور فیض حاصل کرے، اطاعت اور پیروی کا دم بریے، اور اس کے اخلاق اور سیرت کو اپنا لے، اجر و ثواب حاصل کرے ان مقاصد کے علاوہ دوسرے اور مقاصد کے لیے زیارت کی جاتی ہے جنیت زیارت کی فضیلت، ثواب اور فلسفہ کے باب میں بیان کیا جاتا ہے۔

سید الشهداء حضرت امام حسین (ع) کی زیارت کے بارے میں بتس سی روایتیں موجود ہیں جو آپ کی زیارت کی عظمت، فضیلت، اور دنیا و آخرت میں اس کے آثار اور برکتوں پر دلالت کرتی ہیں بعض روایتوں میں آپ کی زیارت کیلئے ایک ایسا امتیاز ذکر ہوا ہے جو کہ انبیاء اور اوصیاء (ع) کی زیارتوں کے بارے میں نیم ملتا وہ یہ ہے کہ جو امام حسین (ع) کی زیارت کرے تو اس نے عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی، یہ بت عظیم اور گراں مطلب ہے جسے اللہ کا مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن تحمل کرسکتا ہے جس کے دل سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کا امتحان لیا ہو۔

عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کی تجلیات کا ملاحظہ کرنا یہ اس شخص کے لیے ہے جو امام حسین (ع) کی زیارت کرے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ امام عالی مقام کی معرفت رکتات ہو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی اور صفات علیاء کی تجلی امام حسین (ع) کی ذات میں، زندگی میں اور سیرت طہبو میں نظر آتی ہے اسوقت اگر ایسا شخص امام حسین (ع) کو دیکھے تو اسے اللہ تعالیٰ نظر آتا ہے وہ خدا جو واجب الوجود ہے اور تمام صفات کمال و جلال و جمال کارکنے ص والا ہے اور امام حسین (ع) کا وجود مبارک اس کی سب سے بڑی نشانی ہے۔ اور اس امر کی تائید میں ائمہ (ع) کی بتم سی روایات وارد ہوئی ہیں :

حضرت امام صادق (ع) سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا : حواریوں نے حضرت عیسیٰ (ع) سے پوچھا : اے روح اللہ ! ہم کس کے ساتھ رہیں ؟ آپ نے فرمایا : اس شخص کے ساتھ رہو جسے دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اس کی گفتار سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور اس کا کردار تمہیں آخرت کی طرف مرغوب کرے ۔

امام حسین (ع) وہ کامل ترین فرد ہیں جنہیں دیکھ کر خداوند متعال یاد آتا ہے جو شخص بوحل چوک اور غفلت میں ہو جب وہ امام حسین (ع) کے حضور میں پہنچے تو اسے اللہ تعالیٰ نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچتا ہے لہذا آپ کے پاس اور آپ کے حرم شریف میں حاضری ہونا گویا عرش پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونا ہے اور جو شخص حرم شریف میں معرفت کے ساتھ آپ کی زیارت کرے تو گویا عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی

1- حضرت امام حسن (ع) سے نقل ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا : میں اور حارث اعور، دونوں امیر المومنین (ع) کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا : میں نے رسول خدا (ص) سے یہ فرما تے ہوئے سنا کہ: آخری زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے بیٹے حسین کی قبر کی زیارت کرے گی جو اسکی زیارت کرے اس نے میری

زیارت کی آگاہ رہو ! جس نے حسین کی زیارت کی گویا اس نے عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے ۔

2- بشیر دہان حضرت امام جعفر صادق (ع) سے نقل کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے بشیر، جو بیبی معرفت کے ساتھ حسین (ع) کی قبر کی زیارت کرے تو وہ عرش پر اللہ کی زیارت کرنے والے کی مانند ہے۔

3- حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص عاشورا کے دن حقیقی معرفت کے ساتھ قبر حسین ابن علی (ع) کی زیارت کرے تو وہ اس شخص جیسا ہے جس نے عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہو۔

4- زید شحام کتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا : قبر امام حسین کی زیارت کرنے والے کیلئے کیا اجر ہے ؟ آپ نے فرمایا : اس کا اجر یہ ہے کہ گویا اس نے عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے ۔

5 - حضرت امام رضا (ع) سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص دریائے فرات کے کنارے حضرت ابو عبد اللہ (الحسین) (ع) کی قبر کی زیارت کرے وہ عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والے کی مانند ہے ۔

6- اور آپ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو بغداد (کاظمین) میں میرے بابا کی قبر کی زیارت کرے تو وہ رسول خدا اور امیرالمؤمنینؑ کی زیارت کرنے والے کی مانند ہے آگاہ رہو بیشک رسول خدا اور امیر المؤمنین (ع) کو اپنی الگ فضیلت حاصل ہے

راوی کتاس ہے پرل آپ نے مجھ سے فرمایا : جو دریائے فرات کے کنارے حضرت ابو عبد اللہ (الحسین) کی قبر کی زیارت کرے تو وہ کرسی پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والے کی مانند ہے ۔

ظاہراً عرش پر یا کرسی پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنا، اللہ تعالیٰ سے بتن زیادہ قریب ہونے اور قربت کے اعلیٰ درجہ تک پہنچنے سے کنایہ ہے۔

کا جاتا ہے: اہل معرفت کے ہاں یہ ثابت ہے کہ انسان کیلئے خدا کی جانب سیر و سلوک کے درجے اور منزلیں ہیں کہ جہاں اللہ کی اطاعت کی وجہ سے ایک بلند حالت، عظیم مرتبہ اور قرب خاص تک پہنچتا ہے جسے فنا فی اللہ سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ قرب خداوندی اور بندگی کی کمال کا آخری مرحلہ ہے وہ حقیقی بندگی جو ربوبیت ہے تک پہنچ جاتا ہے یہ بندے کا علم خدا کے علم میں گہل مل جانے اس کی قدرت خدا کی قدرت میں مضمحل ہو جانے، اسکا ارادہ اللہ کے ارادے میں گم ہو جانے سے تعبیر ہے کہ جالی اللہ تعالیٰ کے ارادے اور حکم کے سامنے اسکا کوئی بیبی ارادہ اور حکم نیا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے اپنی کوئی قدرت نظر نیا آتی، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کسی چیز کا ارادہ نہیں کرتا، جب بندہ اس عرفانی حالت میں یائے تک باقی رہتا ہے کہ یہ صفت اس کے تمام جسم و روح میں رچ بس جاتی ہے اور اپنے رب میں اس حد تک فنا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے رب کے اسماء حسنی اور صفات علیا کا مظہر بن جاتا ہے اس مقام پر آکر اسکا اکرام خدا کا اکرام بن جاتا ہے اسکی زیارت خدا کی زیارت اور اس کی توہین اللہ کی توہین بن جاتی ہے ۔ جس طرح امیر المؤمنین (ع) سے منقول ایک حدیث شریف میں آپ نے فرمایا : جس نے ایک عالم کا احترام کیا تو اس نے اپنے رب کا احترام کیا۔

حقیقی عالم، اللہ تعالیٰ کے علم کا مظزل ہوتا ہے اور اس کا احترام اللہ تعالیٰ کا احترام شمار ہوتا ہے جیسا کہ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض انبیاء سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں بیمار ہوا تالوتوم عیادت کیلئے نیت آیا جب اللہ کے اس نبی نے سوال کیا اور حقیقتو امر کے بارے میں پوچا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا فلان بندہ بیمار تاں تو تم عیادت کیلئے نیں گیا۔

رسول خدا (ص) نے فرمایا: جو کوئی اپنے باوئی کے گراف پر اس سے ملاقات کرے تو الہی تعالیٰ اس سے فرماتا ہے: تو میرا ممامن اور زائر ہے تیری میزبانی مجھ پر ہے تیرے اپنے بارئی سے محبت کی وجہ سے جنت تجھ پر واجب قرار دیا ہے۔

اور رسول خدا (ص) نے فرمایا: جو شخص کسی ضرورت کے بغیر اپنے بادئی کے گرہ پر اس کی ملاقات کیلئے جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ممانوں میں لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر ضروری ہوتا ہے کہ اپنے ممان کا اکرام اور احترام کرے۔

اور حضرت امام صادق (ع) نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کے خاطر اپنے بادئی کی ملاقات کیلئے جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو نے میری زیارت کی ہے تیرا ثواب مجھ پر ہے میں تیرے لئے جنت کے بغیر کسی ثواب پر راضی نیں ہوں۔

اور آپ نے فرمایا: جس کے پاس اس کا مؤمن باکئی آئے اور وہ اسکا احترام کرے تو بیشک اس نے اپنے پروردگار کا احترام کیا۔

اور جنوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ کی بیعت کیں ان کے بارے میں کا ہے کہ انہوں نے خدا کی بیعت کیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے جنگ کے میدان میں رسول اللہ کے دشمن کی طرف کنکریوں کے پھینکنے کو اپنی طرف نسبت دی ہے۔ (وما رمیت اذ رمیت ولكن الله رمی)

نواسہ رسول (ص) سید الشہداء نے اللہ کی رضا کیلئے روزعاشورا اپنے تمام رشتہ داروں کو پیش کیا اور اسلام کی خاطر اپنی اور اپنے اہل بیت اور اصحاب کی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اس کے علاوہ عصمت اور دوسرے مقامات کی وجہ سے آپ (قاب قوسین او ادنی) کے مقام تک پنچے ہے کہ جس سے آپ اللہ تعالیٰ کا مظرع بن گئے اس کے اسماء اور صفات میں فنا ہو چکے ہیں لذا جس نے ان کی زیارت کی اس نے عرش اور کرسی پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔ اس لیے زائر پر ضروری ہے اس زیارت سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھائے آپ کی شادت کے بعد قبر مطر کی زیارت کو عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت قرار دینا ایک بتا بڑی بات ہے جو عام لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ نقل ہوا ہے کہ جلیل القدر عالم دین سیدمدہی المعروف بحر العلوم نجف اشرف کے بزرگ عالم و عارف شیخ حسین سے ملنے آئے اور بعض مسائل کے بارے میں پوچا کہ ان سوالات میں سے ایک سوال امام حسین (ع) کے زائر اور آپ پر رونے والے کے بارے میں منقول روایات کے بارے میں تاع کہ عقل کیسے قبول کرتی ہے کہ ایسے چھوٹے کاموں کیلئے اتنا بڑا ثواب ہو؟

شیخ نے جواب دیا: حضرت امام حسین (ع) اپنی تمام عظمتوں کے ساتھ ایک ممکن الوجود مخلوق ہیں جنوجں نے مخلوق اور بندہ ہوتے ہوئے خدا کی رضا کیلئے اپنا مال اپنی عزت، اولاد، اصحاب، رشتہ دار اور اپنی جان یادن تک کہ شادت کے بعد اپنا جسم مبارک، الغرض اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں دے دیا تو اللہ تعالیٰ جو کہ سخی اور کریم ہے یہ سب کچھ امام حسین (ع) کو عطا کرے تو کیسے زیادہ ہے؟ سید بحر العلوم اس جواب پر راضی ہوئے اور اسے بتا پسند فرمایا۔

